ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.3 2023

مذاہب اربعہ اصول وادلہ اور تدوینِ اصول-بیان وتجزیہ

Convictions In The Four Schools Of Thoughts, Supporting Evidence, And Codification Of The Concepts- Description And Analysis

Dr Fozia Naeem
Assistant professor, Islamic studies, Government graduate college jarranawala, Faisalabad, Pakistan
foziaashergcj@gmail.com
Dr. Hafiz Masood Qasim
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, The University of Agriculture Faisalabad, Pakistan.
hafizqasim@uaf.edu.pk
ORCID ID: https://orcid.org/0000-0001-9370-2551
****Muhammad Farooq Iqbal***
Ph.D. Scholar, Department of Islamic Studies, Ghazi University, Dera Ghazi Khan, Pakistan.
frqiqb@gmail.com
ORCID ID: https://orcid.org/0009-0004-9126-3996

Abstract:
The rules of law, including all pertinent discourses, were codified after the Abbasid era. During this time, numerous scholars and the four jurisprudence schools each published their own works. For instance, the teachings of Imam Uzai, Imam Sufyan Thori, Imam Layth bin Saad, Imam Athoor, etc., which were not codified by his disciples in the same manner as the first four schools of thought. Although study was the dominating trend throughout this time, imitation was also used to cultivate this period.

Keyword:
Islam, Jurisprudence, Alqwaidulfiqhia, Ahnaf, Methodology, Analysis, Description

تعارف موضوع:

عباسی دورِ خلافت (656ھ) کو تصنیف وتدوین کا دور سمجھا جاتا ہے۔ یہ دور جس طرح دوسرے علوم فنون کی تصنیف اوراشاعت کا ہے اسی طرح اصول فقہ کی جمع و تدوین اور اس کے رواج کا سنہری دور بھی یہی کہلاتا ہے۔ اس دور میں فن اصول فقہ کو تمام متعلقہ مباحث سمیت مدون کیا گیاچاروں فقہی مذاہب اوران کے علاوہ کئی اہل علم کے فقہی اجتہادات انفرادی صورت میں اسی دور میں سامنے آئے مثلاامام اوزاعیؒ، امام سفیان ثوریؒ، امام لیث بن سعدؒ، امام اثورؒ وغیرہ، جن کوان کے شاگردوں نے اس طرح مدون نہیں کیا جس طرح اُن پہلے چار مکاتب فکر کو مدون کیا گیا نتیجۃً ان کو معاشرہ میں رائج ہونے کا وہ مقام نہ ملا۔ اس دور کی تحقیق اور تقلید کے امتزاج کے ساتھ آبیاری ہوئی اگرچہ اس میں تحقیق کا رجحان ہی غالب تھا۔اس دور میں جو ان چار فقہی مذاہب پر کام ہوا،اور ان کے اصول، جمع وتدوین پر جو کام ہوا۔ اس کے علاوہ اہل سنت والجماعت کے منہج سے ہٹ کر کئی گروہ وجود میں آئے مثلا خوارج، معتزلہ ،مرجئۃ، اباضیہ،شیعہ اور روافض کی ذیلی شاخیں زیدیہ، امامیہ، اسماعیلیہ وغیرہ۔ ذیل میں اہم مدون مذاہب اربعہ کے اصول وادلہ اور تدوینِ اصول بیان کیے جاتے ہیں۔

فقہِ حنفی اصول وادلہ، تدوین اصول

فقہ حنفی امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کی طرف منسوب ہے۔ ام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمہ اللہ کی ولادت ۸۰ھ میں کوفہ میں ہوئی، کوفہ ہی میں آپ کی نشوونما ہوئی۔ ابتداءً آپ تجارت وصنعت میں مشغول ہوئے۔ جب امام شعبیؒ نے آپ کے ماتھے پہ چمکتا اقبال دیکھا تو آپ کو تحصیلِ علم کا مشورہ دیا، چنانچہ آپ

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.3 2023

تحصیلِ علم کی راہ میں جت گئے۔ اکابر مشائخ وفقہاء سے علم حاصل کیا، جن میں عطاء بن ابی رباح، نافع مولیٰ ابن عمر، زید بن علی، محمد الباقر، عبد اللہ بن حسن، جعفر الصادق اور حماد بن ابی سلیمان کا تذکرہ بطور خاص کیا جاتا ہے۔ عراق کے شیخ العصر وامام الزمان حمادؒ کی صحبت میں ۱۸ سال رہے۔ ۱۲۰ ہجری میں اُن کی وفات کے بعد اُن کے منصبِ تدریس وافتاء پر فائز ہوئے۔ آپ کی فقہ کے اصول درج ذیل ہیں:

(الف)اصول اجتہاد:

درست بات یہی ہے کہ استنباط کے اصول وقواعد کا باقاعدہ مدون ہونا امام ابوحنیفہؒ سے صحیح سند کے ساتھ کہیں منقول نہیں بلکہ حق بات یہ ہے کہ یہ اصول زیادہ تر آپؒ کے اقوال سے لے گئے ہیں باقی اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں ہے کہ مسائل کا استنباط کرتے وقت کوئی اصول آپؒ کے مد نظر نہیں تھے کیونکہ یہ بات تواتر کے ساتھ آپؒ سے منقول ہے کہ آپ نے احکام شرعیہ کے استنباط کے لیے اس اصول کو ہمیشہ مد نظر رکھا:

"يَقُولُ:آخذ بكتاب الله، فما لم أجد فبسنة رَسُول الله،فإن لم أجد في كتاب الله ولاسنة رَسُول الله، أخذت بقول أصحابه،آخذ بقول من شئت منهم،وأدع من شئت منهم،ولا أخرج من قولهم إلى قول غيرهم،فَأَمَّا إِذَا انتهى الأمر،أَوْ جاء إلى إِبْرَاهِيم،وَالشَّعْبِيّ،وابن سيرين، وَالحَسَن، وعطاء، وَسَعِيد بن المسيب، وعدد رجالا، فقوم اجتهدوا فأجتهد كما اجتهدوا"[1]

"آپ فرماتے ہیں: میں (اوّلًا) کتاب اللہ سے مسئلہ کو لیتا ہوں پس جو اس میں نہ پاؤں تو رسول اللہ ﷺ کی سنت سے ،اور اگر اللہ کی کتاب اور رسول اللہ ﷺ کی سنت دونوں میں نہ ہو تو میں قول صحابی کو اختیار کرتا ہوں اور ان میں سے جس کے قول کو چاہتا ہوں لے لیتا ہوں (اجتہاد کرکے) اور جس کے قول کو چاہتا ہوں چھوڑ دیتا ہوں اور ان کے قول کو کسی اور کے قول کی طرف نہیں نکالتا۔اور جب معاملہ اس سے بھی آگے گزر جائے یا ابراہیم، شعبی، ابن سیرین، حسن، عطاء، سعید بن مسیب اور ان جیسے حضرات کے پاس پہنچ جائے یہ ایسے لوگ ہیں جنھوں نے اجتہاد کیا سو میں بھی اجتہاد کرتا ہوں جیسے وہ اجتہاد کرتے ہیں"

اور حضرت شاہ ولی اللہؒ کا تجزیہ بھی اس پر یہی ہے آپ اپنی کتاب (الانصاف) میں فرماتے ہیں:

"وَاعْلَم أَنِّي وجدت أَكْثَرهم يَزْعُمُونَ أَنَّ بِنَاءَ الْخلافِ بَينَ أَبِي حنيفَة وَالشَّافِعِيّ رَحِمهمَا الله على هَذِه الْأُصُول الْمَذْكُورَة فِي كتاب الْبَزْدَوِيّ وَنَحْوه وَإِنَّمَا الْحقُّ أَنَّ أَكثرهما أُصُول مخرجة على قَوْلهم،وَعِنْدِي أَنَّ الْمَسْأَلَة القائلة بِأَن الْخَاصّ مُبَيَّن"[2]

"خوب جان لو!اس بات کو کہ اکثر لوگوں کو میں نے یہ دعویٰ کرتے پایا ہے کہ ابو حنیفہؒ اور شافعیؒ کے درمیان اختلاف کے بنیاد ان اصول وضوابط پر ہے جو بزدوی وغیرہ کی کتاب میں مذکور ہے۔حالانکہ درست بات یہ ہے ان دونوں حضرات کے اکثر اصول ان کے اقوال سے متخرج ہیں اور میرے نزدیک یہ قاعدہ کہ خاص واضح ہوتا ہے"

پھر اس کے بعد آپ نے کچھ قواعد شمار کیے ہیں پھر فرمایا:

"وأمثال ذَلِك أُصُول مخرجة على كَلَام الْأَئِمَّة وَأَنه لَاتصح بهَا رِوَايَة عَن أبي حنيفَة وصاحبيه"[3]

"یہ مذکورہ اصول اور ان جیسے ضوابط ائمہ کے کلام سے متخرج ہیں اور ان کا ابو حنیفہ اور صاحبینؒ سے مروی ہونا صحیح نہیں ہے"

شاہ ولی اللہؒ کے اس تجزیہ سے بھی یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ امام ابوحنیفہ اور آپ کے صاحبین اور اس دور کے تلامذہ سے اس بارے میں اصول کا تدوینا منقول ہونا صحیح نہیں،ہاں باقی رہی یہ بات کیا وہ ان اصول کو اپنی روز مرہ زندگی میں بھی پھر جاری نہیں کرتے ہوں گے؟ کیونکہ جب یہ اصول آپ سے تدوین کی صورت میں نقل ہی نہیں تو ہو سکتا ہے یہ حقیقتا بھی اس وقت نہ پائے جاتے ہوں۔تو اس کا جواب یقینا نفی میں ہے اس لیے کہ اس سے یہ بات لازم نہیں آتی کہ آپ ان کو ملحوظ نہیں رکھتے تھے کیونکہ جو فروعات آپ سے تدوینا منقول ہیں وہ بھی اس دور بھی کہیں ضبط نہیں کی گئی تھی ان کے پھر کیا جواب ہو گا؟

(ب)ادلّہ:

فقہ حنفی کے اس دور عباسی کے اندر پائے جانے والے دلائل کے بارے میں بات کرتے ہوئے شیخ ابو زہرہ نے کچھ وضاحت اس طرح بیان کی ہے جسے کچھ اختصار کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے آپ فرماتے ہیں:[4] یہ تین نصوص (جو انہوں نے اپنی اس کتاب میں ما قبل میں ذکر کی ہیں) مجموعی طور پر ابو حنیفہؒ کے ہاں

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.3 2023

پائے جانے والے تمام مصادر وماخذ پر دلالت کرتی ہے۔ نص اول جو کتاب تاریخ بغداد وغیرہ میں ہے (جس کا ابھی اوپر ٹیکسٹ اور حوالہ پیش کیا گیا ہے) اس سے پتہ چلتا ہے کہ آپ کے نزدیک تین دلائل ہیں (کتاب، سنت، اجماع صحابہ) اور دوسری نص اس بات کا فائدہ دیتی ہے کہ جہاں کوئی نص (قرآنی ونبوی) موجود نہ ہو اور نہ ہی قول صحابی موجود ہو تو قیاس پر عمل کیا جائے گا۔ اور اگر اس سے بھی کفایت نہ ہوتی ہو تو استحسان کو ماخذ بنایا جائے گا اور اس میں بھی اگر راہنمائی کی کوئی صورت نہ ہو تو عرف یعنی تعامل ناس کو حجت قرار دیا جائے گا۔ اس طرح پہلے تین ماخذ کو ملا کر اب چھ دلائل بن گئے۔ اور تیسری نص جو امام ابو حنیفہ سے منقول ہے اس سے پتہ چلا کہ اجماع بھی حجت ہے اس تمام کو ملا کر اس دور میں ماخذ ومصادر کا درجہ حاصل کرنے والے دلائل درج ذیل ہوگئے:

(ا) کتاب اللہ (2) سنت رسول اللہ ﷺ (3) اقوال صحابہ (4) اجماع (5) قیاس (6) استحسان (7) عرف (8) استصحاب حال (9) حیل شرعیہ، تقریبا یہ اس دور کے وہ ادلہ معتبرہ ہیں جن پر امام ابو حنیفہؒ نے اپنے فقہی استنباط کی بنیاد رکھی ہے۔

دور عباسی میں کتبِ اصول تدوین کرنے والے احناف اصولیین

دوسری صدی ہجری تک فقہ حنفی کے قواعدِ استنباط واستخراج اور اصول فقہ پر تدوینی طور پر کوئی کام سامنے نہیں آیا بلکہ دوسری صدی ہجری کے بعد اس موضوع پر لکھا گیا اس دور اول میں جن احناف اصولیین نے جو خدمات انجام دیں ہیں ان کا مختصر تذکرہ کیا جاتا ہے۔

(1) ابو یعقوب اسحاق بن ابراہیم الخراسانی الشاشیؒ:

آپ نے اصول فقہ پر جو کتاب تصنیف کی ہے اس کا نام "اصول الشاشی" ہے۔ شاش ایک جگہ کا نام ہے اس کی طرف منسوب ہونے کے سبب شاشی کہلائے۔ سن (325ھ) ہجری میں مصر میں آپ کی وفات ہوئی اور مصر میں ہی آپ مدفون ہیں۔ اس کتاب کی من جملہ خصوصیت میں سے یہ بھی ہے کہ یہ کتاب آج بھی دینی جامعات میں داخل نصاب ہے۔

(2) عیسیٰ بن ابان بن صدقہ الحنفیؒ:

آپ کا پورانام عیسیٰ بن ابان بن صدقہ ہے ابو موسیٰ کنیت ہے اصول میں آپ کی تصانیف درج ذیل ہیں (1) کتاب اثبات القیاس (2) خبر الواحد (3) اجتهاد الرای (4) کتاب الحجج، آپ کی وفات (220ھ) یا (221ھ) میں بصرہ میں ہوئی۔

(3) ابو منصور ماتریدیؒ:

آپؒ کا پورانام محمد بن محمد بن محمود ہے "ماترید" سمرقند کے ایک محلہ کی طرف نسبت ہے آپؒ علم الکلام کے بڑے ائمہ میں سے ہیں، آپ امام المتکلمین اور امام الہدیٰ کے لقب سے مشہور تھے۔ آپ نے اصول میں جو کتاب تصنیف کی ہے اس کا نام "ماخذ الشرائع فی الاصول" ہے۔ آپ کی وفات (333ھ) میں ہے۔[5]

(4) امام کرخیؒ:

آپ کا نام عبید اللہ بن حسین الکرخی ہے ابو الحسن کنیت ہے آپ کرخ میں سن (260ھ) میں پیدا ہوئے۔ آپؒ نے اصول میں ایک مختصر سا رسالہ تصنیف کیا جو کہ "اصول کرخی" کے نام سے مشہور ہے اور اس کا اردو ترجمہ بھی شائع ہو چکا ہے۔ اس مختصر رسالہ میں (39) اصول ذکر کیے گئے ہیں جن پر امام ابو حنیفہ کے اصحاب وتلامذہ کی فقہ کا دارومدار ہے۔ اور مزید یہ کہ اس رسالہ پر ابو حفص عمر بن احمد النسفیؒ نے کام کیا ہے اور امثلہ اور نظائر کا اس میں اضافہ کیا ہے اور ایسی تشریح کی ہے جس سے ان اصول کی وضاحت ہو جاتی ہے، سن (340ھ) میں بغداد میں وفات پائی۔

(5) جصاصؒ:

آپ کا نام احمد بن علی الرازی، ابو بکر الجصاص ہے آپؒ بغداد میں رہائش پذیر رہے اور آپ کو حنفیہ کے سرکردہ آئمہ میں سے شمار کیا گیا ہے۔ آپؒ نے دوسری تصانیف کے علاوہ اصول پر جو کتاب لکھی ہے اس کا نام "اصول الجصاص" ہے۔ اس کتاب میں ان اصول کو ذکر کیا گیا ہے جن کی احکام کو مستنبط کرنے والے کو ضرورت پیش آتی ہے اور آپ نے اس کو اپنی نامور اور مایہ ناز کتاب "احکام القرآن" کے مقدمہ میں بھی درج کیا ہے۔ آپ کی ولادت (305ھ) اور وفات

(370ھ) کو بغداد میں ہوئی۔

فقہِ مالکی اصول وادلہ، تدوینِ اصول:

(الف) اصولِ اجتہاد وادلہ:

جہاں تک اصول کی بات ہے تو اس بارہ میں محقق بات یہی ہے کہ امام مالکؒ نے بھی اپنے پیش رو یعنی امام ابو حنیفہؒ کی طرح اپنے اصول اجتہاد کو مدون نہیں فرمایا۔ البتہ اس منہج کو کچھ ایسی عبارات میں اجمالی طور پر ذکر کیا ہے جن پر مؤطا وغیرہ کی عبارات اور آپؒ سے روایت کرنے والے ہم عصر اور تلامذہ کی تعبیرات دلالت کرتی ہیں۔ اور ان اصول کے سلسلہ میں جو اقوال آپ کی طرف منسوب کر کے پیش کیے جاتے ہیں مثلاً کہ اس مسئلہ میں آپ نے مفہوم مخالف کو اختیار کیا ہے، یہاں آپ نے ظاہر قرآن پر عمل کیا ہے۔ اس کے علاوہ کئی اصول جو آپ سے منقول تصور کیے جاتے ہیں وہ در حقیقت آپ کے وضع کردہ نہیں ہیں بلکہ اس میں صورت حال بعینہ وہی ہے جو حنفیہ کے اصول کو امام ابو حنیفہ کے اصولوں کی طرف پیش کرنے میں آئی ہے، کہ یہاں بھی اصول فروعات اوران فروعی مسائل کے ضمن میں جو دلائل دیئے گئے ہیں وہ ان سے متخرج ہیں جو کہ آپ سے منقول ہیں یا جن کو آپ کے بعد کے فقہاء نے نقل کیا ہے۔ اور ان اصول سے مسئلہ مستنبط کرتے وقت آپ نے ان کو کئی مراتب پر درجہ بدرجہ تقسیم کر رکھا تھا، مثلاً کتاب اللہ سے جب حکم کا استنباط ہوتا تو اس کی نصوص، ظواہر، مفہومات اور دلیل یعنی مفہوم مخالف وغیرہ کو مد نظر رکھتے اسی طرح جب سنت سے استخراج حکم ہوتا تو یہی ترتیب چلتی تھی۔ الغرض بعض حضرات نے تو آپؒ کے اصول وادلہ کو سولہ سترہ بلکہ اس بھی زائد تک شمار کیا ہے جن سے آپ کسی مسئلہ کا حکم مستنبط کرتے تھے۔ اوران کی تعداد کے آپ کے مذہب میں اضافے کا سبب یہی ہے کہ آپ ان نصوص کے ضمن میں اور بھی کئی مباحث کو حفظ مراتب میں رکھتے تھے۔

(ب) ادلہ:

جن ادلہ کو فقہ مالکی میں ماخذ ومصدر کا درجہ حاصل ہے انتہائی غور وفکر کے بعد ان کی جو تعداد سامنے آئی ہے ان کا حاصل مطالعہ درج ذیل ہے یہاں پر ان کی تعداد کو ہی ذکر کیا جاتا ہے۔

(1) کتاب اللہ (2) سنت رسول اللہ (3) اجماع (4) اجماع اہل مدینہ یا عمل اہل مدینہ (5) قول صحابی (6) قیاس (7) مصالح مرسلہ (8) عرف وتعامل (9) سد ذرائع (10) استصحاب حال (11) استحسان۔[6]

باقی رہی یہ بات کہ جہاں کہیں پر فقہ مالکی کے ادلہ کو چار کے اندر حصر کر کے ذکر کیا جاتا ہے یعنی کتاب اللہ، سنت رسول اللہ ﷺ، اجماع اور قیاس کے طریقے پر، اس کا جواب یہ قول صحابی اور عمل اہل مدینہ کو انہوں نے سنت کے تحت شمار کیا ہے اور مصالح، استصحاب واستحسان وغیرہ کو قیاس کے زمرے میں، کیونکہ یہ سب رائے کی ہی مختلف صورتیں ہیں اور یہی جواب باقی مکاتب فکر کی طرف سے بھی ہے جہاں پر ادلہ کو تو بنیادی طور پر چار شمار کیا جاتا ہے لیکن تفصیل کے وقت ان کی تعداد چار سے زیادہ ہو جاتی ہے۔

دورِ عباسی میں کتبِ اصول تدوین کرنے والے مالکی اصولیین

خلافت عباسی کے اس پہلے دور میں جن حضرات نے اصول میں کتب تصنیف کی ہیں ان کی فقط کتب اصول کا تعارف کروایا جاتا ہے۔

(1) اصبغ بن الفرج المالکیؒ:

آپ کا مکمل تعارف یہ ہے اصبغ بن الفرج بن سعید بن نافع المصری، کنیت ابو عبد اللہ ہے آپ اموبین کے موالی میں سے ہیں آپ نے جو اصول میں کتاب لکھی ہے اس کا نام "کتاب الاصول" ہے۔ آپ کی وفات (225ھ) یا (226ھ) کو مصر میں ہوئی۔

(2) امام جہضمیؒ:

آپ کا پورا نام اسماعیل بن اسحاق بن اسماعیل بن حماد الجہضمی الازدی ہے مالکی مذہب کے جلیل القدر فقہاء میں سے ہیں آپ کی ولادت (200ھ) کو بصرہ میں ہوئی پھر بعد میں آپ نے بغداد کو وطن بنالیا۔ آپ کی کتاب کا نام "کتاب الاصول" ہے آپ کی وفات ذوالحج سن (282ھ) کو بغداد میں ہوئی۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.3 2023

(3)قاضی ابوالفرج المالکیؒ:

نام ونسب:عمرو بن محمد بن عمرو اللیثی البغدادی،کنیت ابو الفرج ہے۔اصلا آپ بصرہ سے ہیں اور نشوونما بغداد میں پائی آپؒ بھی طرطوس،انطاکیہ وغیرہ میں منصب قضاء پر فائز رہے۔آپ کی اصول فقہ میں لکھی ہوئی کتاب کانام "اللُّمع "ہے۔آپ کی وفات سن(331ھ)کو بغداد سے بصرہ لوٹتے ہوئے راستے میں ہوئی۔

(4)القشیریؒ:

نام ونسب،تصانیف: بکر بن محمد بن العلاء بن محمد بن زیادالقشیری المالکی،کنیت ابوالفضل ہے۔آپ کی ولادت بصرہ میں تقریبا(264ھ)کو ہوئی۔اصول میں آپ نے تین کتب"كتاب القياس"كتاب اصول الفقه"اور"ماخذ الاصول" لکھی ہیں آپ کی وفات(344ھ)کو مصر میں ہوئی۔

(5)ابو بکرالابہری المالکیؒ:

نام ونسب: محمد بن عبد اللہ بن محمد بن صالح بن عمرالتمیمی الابہری ہے ابو بکر کنیت ہے ابہر جو کہ قزوین اور زنجان کے درمیان ایک مشہور شہر ہے اس کی طرف منسوب ہیں۔اصول میں آپ نے دو کتب تصنیف کی ہیں"كتاب الاصول "اور"كتاب اجماع أهل المدينة"ہے۔آپ کی وفات شوال سن (375ھ)کو ہوئی۔

(6)ابن مجاہد الطائی المتکلم:

نام ونسب،تصنیف: محمد بن احمد بن محمد بن یعقوب الطائی المالکی، آپ کی کنیت ابوعبداللہ ہے آپ اصلابصری ہیں آپ نے بغداد میں رہائش اختیار کی۔آپ نے اصول میں جو کتاب تصنیف کی ہے اس کا نام"كتاب فى الاصول على مذهب مالك"ہے۔آپ کی دفات سن(400ھ)ہجری کے قریب ہوئی ہے۔

فقہِ شافعی اصول وادلہ،تدوین اصول

(الف)اصول وادلہ:

خلافت عباسی کا یہی وہ سنہرا دور ہے جس میں امام شافعیؒ(م:204ھ)نے اصول فقہ کے میدان میں باقاعدہ پہلی کتاب مدون کی اس سے پہلے جو اصول وضوابط اس فن کے موجود تھے وہ باقاعدہ تدوینی صورت میں نہیں تھے اس بات پر اہل فقہ کا تقریبا اتفاق ہے کہ اصول فقہ کو باقاعدہ تصنیف وتدوین کی شکل دینے والے امام شافعی ہیں۔امام شافعیؒ نے اصول فقہ کو وضع کرکے علم فقہ کو ایک اصولی اور فنی حیثیت دے دی وگرنہ اس سے قبل علم فقہ فتاویٰ،قضایا اور فرضی جزئیات تک محدود تھا۔آپ سے پہلے جو اصولی مباحث مختلف ومنتشر حالت میں موجود تھیں آپ نے ان سب کو ایک جگہ جمع فرمایا اور اس پر مزید کئی اضافے کیے ان ماخذ سے استدلال کرنے کے لیے حدود وقیود مقرر فرمائیں۔امام شافعی نے اس فن پر جو باضابطہ تصنیف لکھی ہے اس کتاب کا نام "الرساله"ہے امام شافعیؒ نے چونکہ امام مالکؒ اور امام ابو حنیفہ کے خاص شاگرد امام محمدؒ سے اکتساب علم کیا ہے اس لیے آپ پر اہل حجاز اور اہل عراق دونوں کے علوم کا غلبہ ہے اور آپ نے اس کتاب کو دونوں مکاتب فقہ کی رعایت رکھتے ہوئے تصنیف کیا ہے۔چونکہ "الرسالة"اس(topic)پر پہلی باقاعدہ مدوّن تصنیف ہے اس لیے اس کتاب کا تعارف ومنہج کا جائزہ لیناضروری ہے جس سے یہ بات بخوبی واضح ہوجائے گی کہ امام شافعیؒ کے دور سے پہلے یہ ابحاث کس طریقے پر مذکور تھیں اور بعد والوں نے اس کتاب کو اپنا مرجع بنا کر کس طرح اپنی تصانیف اس فن میں لکھی ہیں۔

"کتاب الرسالة"کی تصنیف کا سبب:

اس کتاب کی تصنیف کا باعث بالاتفاق اس دور کے محدث عبد الرحمٰن بن مہدی بنے جنھوں نے اپنے ایک پیغام میں امام شافعی سے ایک کتاب اس فن میں لکھنے کو کہاوہ بات جوانہوں نے امام شافعیؒ کو لکھی آیئے !اس کو ملاحظہ کرتے ہیں:

"جعفر بن أخي أبي ثور يقول:سمعت عمي يقول:كتب عبد الرحمن بن مهدي إلى الشافعي وهو شاب أن يضع له كتاباً فيه معاني القرآن،ويجمع قبول الأخبار فيه،وحجة الإجماع،وبيان الناسخ والمنسوخ من القرآن والسنة.فوضع له "كتاب الرسالة"[(7)]

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.3 2023

"ابو ثورؒ بغدادی(م:240ھ) کے بھتیجے جعفر کہتے ہیں میں نے اپنے چچا کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ:عبد الرحمٰن بن مہدیؒ نے شافعیؒ کو لکھا جب کہ وہ نوجوان تھے کہ آپ ایک کتاب لکھیے جس میں قرآن کے معانی(کا بیان)ہو اور اس میں اخبار کو قبول کرنے کے بارے (میں بحث)ہو اجماع کی حجیت پر بات ہو اور قرآن وسنت کے ناسخ ومنسوخ کا بیان ہو سو آپ نے ان کے لیے "کتاب الرسالہ "تصنیف کی"

اس کے بعد جب کتاب کی تصنیف مکمل ہو چکی اور امام شافعیؒ نے وہ کتاب عبد الرحمٰن ابن مہدی کو بھیجی تو مرسل الیہ کے کیا تاثرات ہیں وہ انہی کی زبانی پڑھیے آپ فرماتے ہیں:

"مَا أُصَلِّي صَلَاةً إِلَّا وَأَدعُو لِلشَّافِعِيِّ فِيهَا"[8]

"کہ میں نے جب بھی نماز پڑھی اس میں امام شافعیؒ کے لیے ضرور دعا کی"

ادلہ:

وہ دلائل شرعیہ جن کا ماخذ ومصادر میں سے ہونا"الرسالہ"کے مطالعہ کے بعد سمجھ آتا ہے اور جو آپ کے دور میں تھے وہ درج ذیل ہیں:

(1)کتاب اللہ

(2)سنت رسول اللہ ﷺ

(3)اجماع:لیکن آپ اجماع کے باب میں اجماع سکوتی کے قائل نہیں ہیں۔

(4)قیاس[9]

(5)مصالح مرسلہ:آپ کے ہاں مصالح کا باب اتنا وسیع نہیں ہے فقط ان مصالح کا آپ اعتبار کرتے ہیں جو اس مصلحت معتبرہ کے مشابہ ہو جو نص یا اجماع سے ثابت ہے،باقی آپ استحسان اور عمل اہل مدینہ وغیرہ کی حجیت کے قائل نہیں۔اس فن کے اندر آپ نے اس کے علاوہ کتب تصنیف کی ہیں وہ درج ذیل ہیں:

(1)ابطال الاستحسان

(2)کتاب جماع العلم

(3)کتاب القیاس[10]

دور عباسی میں کتبِ اصول تدوین کرنے والے شوافع اصولیین

(1)ابن سُریج الشافعیؒ:

آپ کا نام احمد بن عمر بن سریج اور کنیت ابو العباس ہے۔آپ بغداد میں سن(249ھ)میں پیدا ہوئے آپ کی تصانیف کی تعداد کافی زیادہ ہے جو کہ تقریبا چار سو کو پہنچتی ہے۔آپ نے اصول میں جو کتاب تصنیف کی ہے اس کا نام"الرد علیٰ ابن داؤدفی ابطال القیاس"ہے۔آپ کی وفات بغداد میں سن(309ھ)کو ہوئی۔

(2)ابن المنذر الشافعیؒ:

نام ونسب:محمد بن ابراہیم بن المنذرالشافعی النیشاپوری،کنیت ابو بکر ہے۔آپ نے اصول میں درج ذیل کتب تصنیف کی ہیں (1)کتاب اثبات القیاس(2)کتاب الاجماع۔اس کے علاوہ آپ نے"علم الخلاف"میں دو کتب تصنیف کی ہیں جو اہل علم کے ہاں بہت قدر کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہیں(1)الإشراف فی مذاهب الأشراف(2)کتاب المبسوط۔آپ مکہ کے باسیوں میں سے تھے اور وہاں ہی آپ کی وفات سن(209ھ)کو ہوئی۔

(3)ابو بکر الصیرفیؒ:

محمد بن عبد اللہ البغدادی،کنیت ابو بکر ہے اور لقب صیرفی ہے آپ کو علم فقہ اور اصول میں بہت مہارت تھی۔آپ نے اصول میں درج ذیل خدمات انجام

دیں:

(1)کتاب البیان فی دلائل الاعلام علی اصول الاحکام

(2)کتاب فی الاجماع

(3)اور تیسرے نمبر پر آپ نے امام شافعی کی گرانقدر تصنیف "الرسالہ" کی شرح لکھی ہے۔ آپ کی وفات سن (330ھ) میں مصر میں ہوئی۔

(4)ابو اسحاق المروزی الشافعیؒ:

آپ کا نام ابراہیم بن احمد ہے کنیت ابو العباس ہے آپ ایک طویل عرصہ بغداد میں قیام پذیر رہے اور تدریس وافتاء کے کام میں مشغول رہے ابن سریج کے بعد بغداد میں فقہ شافعی کی رئیسیت آپ تک ہی پہنچتی ہے۔ آپ کی اصول میں لکھی گئی کتاب کا نام "الفصول فی معرفۃ الاصول" ہے آپ کی وفات سن (340ھ) میں مصر میں ہوئی آپ کو امام شافعیؒ کے مقبرہ کے پاس دفن کیا گیا۔

(5)محمد بن سعید القاضیؒ:

نام ونسب: محمد بن سعید بن محمد بن عبد اللہ، کنیت ابو احمد الخوارزمی ہے اصول میں لکھی گئی کتاب کا نام "کتاب الھدایۃ" ہے۔

آپ کی وفات سن (343ھ) خوارزم میں ہوئی۔

(6)الطبریؒ:

نام ونسب: حسین بن قاسم الطبری، ابو علی کنیت ہے، طبرستان کی طرف منسوب ہونے کی بنا پر طبری کہلائے۔ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں: آپ ان اول اہل علم میں سے ہیں جنہوں نے خلافیات کے موضوع پر لکھا ہے آپ نے بھی اصول میں ایک کتاب لکھی ہے۔ آپ کی پیدائش سن (263ھ) ہجری میں ہوئی اور وفات (350ھ) میں ہوئی۔

(7)ابن القطان البغدادیؒ:

نام ونسب: احمد بن محمد احمد الشافعی، ابن القطان البغدادی کے نام سے معروف ہیں کنیت ابو الحسین ہے۔ آپ فقیہ اور اصولی تھے بغداد میں ہی نشو ونما پائی آپ شوافع حضرات کے مجتہد فی المذہب لوگوں میں سے ہیں آپ نے اصول فقہ میں تصنیف کی ہے۔ آپ کی وفات سن (359ھ) کو ہوئی۔

(8)ابو حامد المروزیؒ:

نام ونسب، تصنیف: قاضی احمد بن بشر بن عامر العامری، فقیہ اوراصولی ہیں۔ آپ کی اصول میں لکھی ہوئی کتاب کا نام "الاشراف علی الاصول" ہے۔ آپ کی وفات سن (362ھ) میں ہوئی۔

(9)ابو بکر القفال الکبیر الشاشیؒ:

نام ونسب: محمد بن علی بن اسماعیل اور کنیت ابو بکر ہے۔ آپ کی ولادت "شاش" میں سن (291ھ) کو ہوئی آپ نے طلب علم کے لیے عراق، شام، خراسان اور حجاز کے اسفار کیے۔ آپ نے ایک کتاب اصول فقہ میں لکھی اور امام شافعیؒ کے "رسالۃ" کے بھی شرح لکھی آپ کی وفات شاش میں ہی سن (365ھ) کو ہوئی۔

(10)ابو عبد اللہ الشیرازی الشافعیؒ:

آپ کا نام محمد بن حفیف الشیرازی اور کنیت ابو عبد اللہ ہے شیراز ایران کا ایک مشہور شہر ہے۔ آپ کی اصول میں تصنیف کردہ کتاب کا نام "الفصول فی الاصول" ہے آپ کی وفات سن (371ھ) کو ہوئی۔

(11)ابو القاسم الصیمری الشافعیؒ:

نام ونسب، تصنیف: عبد الواحد بن الحسین بن محمد الصمیری کنیت ابو القاسم آپ قاضی تھے۔ آپ کی اصول میں لکھی ہوئی کتاب کا نام "کتاب القیاس

والعلل" ہے۔ آپ کی وفات سن (386ھ) ہجری ہوئی۔

(12) ابو بکر الدقاقؒ:

نام ونسب، تصنیف: محمد بن محمد بن جعفر البغدادی الشافعی، ابن الدقاق کے نام سے مشہور ہیں خیاط آپ کا لقب ہے آپ کی ولادت سن (306ھ) کو ہوئی۔ آپ کرخ، بغداد میں مسند قضاء پر فائز رہے آپ کی اصول میں لکھی ہوئی کتاب کا نام "اصول الفقه على مذهب الامام الشافعي" ہے۔ آپ کی وفات 28 رمضان سن (392ھ) کو ہوئی۔

فقہ حنبلی اصول وادلہ، تدوین اصول

(الف) اصول وادلہ:

مذاہب اربعہ میں ترتیب کے لحاظ سے چوتھے نمبر پر امام احمد آتے ہیں آپ کی پیدائش سن (164ھ) اور وفات سن (241ھ) میں ہوئی آپ اپنے اصول وفتاویٰ کی تدوین میں اپنے استاذ امام شافعیؒ سے ہٹ کر چلے ہیں کہ آپ نے اپنے اصول کو مرتب اور مدون نہیں کیا اور نہ ہی ان کی کسی کو املاء کروائی اور آپ ان کی تدوین کو پسند بھی نہیں کرتے تھے۔ جب آپ کے اصول اجتہاد مدون نہیں ہیں تو ان کو معلوم کرنے کے لیے ابن القیم حنبلیؒ کی کتاب "أعلام الموقعين" کے مقدمہ میں مذکور مشہور محقق ابو عبیدہ مشہور بن حسن آل سلمان کی اس عبارت کو سامنے رکھنا ضروری ہے جو انہوں نے کتاب کے مضامین کا تعارف کرواتے ہوئے ذکر کی ہے۔ جس سے ان کے فقہی ماخذ ومصادر کا علم ہو جائے گا کہ آپؒ کے ہاں کسی حکم شرعی کے استنباط کے لے ترتیب کیا ہوتی تھی۔ محقق مقدمہ میں فرماتے ہیں:

> "تليها فصول عن الأصول الخمسة لفتاوى الإمام أحمد رضي الله عنه النص من الكتاب والسنة،وما أفتى به الصحابة،فإذا اختلفوافي فتاويهم فأقربها إلى الكتاب والسنة،ثم الأخذبالحديث المرسل وبالضعيف إذا لم يكن في الباب شيء يدفعه،ثم القياس"[(11)]
>
> "کہ اس کے بعد کچھ فصول ملی ہوئی ہیں امام احمدؒ کے فتاویٰ کے اصول خمسہ کے بارے میں: (1) کتاب وسنت کی نصوص (2) فتاویٰ صحابہ کرام جن میں کوئی اختلاف منقول نہ ہو (3) وہ فتاویٰ صحابہ کرام جن میں ان حضرات کا اختلاف ہو اور ان میں سے کوئی ایک کتاب وسنت کے زیادہ قریب ہو (4) حدیث مرسل اور ضعیف پر عمل کرنا جب کہ اس باب میں مذکورہ کوئی اصل موجود نہ ہو (5) قیاس"

اس مندرجہ بالا عبارت کی روشنی میں ان کے اصول اجتہاد اور ترتیب ادلہ کے بارے میں وضاحت یہ ہے کہ سب سے پہلے حکم شرعی کو کتاب وسنت کی نصوص سے معلوم کیا جائے گا اس کے بعد صحابہ کرام کے متفقہ فیصلہ کی طرف رجوع ہو گا۔ اور اگر اس میں کوئی راہنمائی نہ ملے تو صحابہ کرام کے وہ فتاوی جات جن میں اختلاف منقول ہوا ان میں سے جو نص کے قریب ہو گا اس کو لیا جائے گا باقی کو چھوڑ دیا جائے گا۔ اگر یہاں بھی راہنمائی نہ ملے تو حدیثِ مرسل اور ضعیف پر عمل کر لیا جائے اس پر قیاس کو ترجیح نہیں دی جائے گی اور آخر نمبر قیاس کا ہے جس کی طرف ضرورت کے وقت رجوع ہو گا۔ اس کے بعد جو بات اس عبارت کی روشنی میں سمجھنی ضروری ہے کہ ابن القیمؒ نے آپ کے اصول فقہ پانچ شمار کیے ہیں (جن کا محقق نے تعارف میں ذکر کیا ہے) جس میں کتاب وسنت کو ایک ہی شمار کیا ہے حالانکہ یہ دونوں علیحدہ شمار کیے جاتے ہیں اور اس میں آپ نے اجماع کو شامل نہیں کیا جس نے یہ معلوم پڑتا ہے کہ شاید آپؒ اجماع کو دلیل شرعی نہیں تسلیم کرتے اس کی وجہ ان اصول کے بارے میں آئندہ وضاحت کے اندر آ رہی ہے۔

اصول فقہ میں اصولیین کے مناہج اور ان کی نمائندہ کتب کا تعارف

اس عنوان پر غور کرنے سے جو مناہج سامنے آتے ہیں وہ پانچ ہیں:

(1) طریقۂ احناف:

اس کے لیے اور بھی تعبیرات کتب میں واقع ہوئی ہیں مثلاً اس کو "طریقہ فقہاء" یا "طریقہ اصولیین" بھی کہا جاتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ پہلے جزوی مسائل اور فروعی اختلافات کا جائزہ لے کر دیکھ لیا جائے کہ ان کی بنیاد کن اصولوں پر ہے آسان الفاظ میں یہ ہے کہ اس اسلوب کے تحت جزئیات کا مطالعہ کر کے ان میں

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.3 2023

سے اصول نکالے گئے ہیں۔اس طریقہ میں اصول مرتب کرتے وقت مذہب کے فروعی مسائل کی تطبیق کی رعایت کی جاتی ہے اس اسلوب پر لکھی جانے والی کتب درج ذیل ہیں:

(1)ماخذ الشرائع لابی منصور الماتریدی(م:333ھ)

(2)الفصول فی الاصول لابی بکر الجصاص(م:370ھ)

(3)تقویم الادلۃ للامام ابو زید الدبوسی(م:430ھ)

(5)مسائل الخلاف لابی عبد اللہ حسین بن عبد اللہ الصیمری(م:436ھ)

(6)کنز الوصول الی معرفۃ الاصول لفخر الاسلام علی بن محمد البزدوی(م:482ھ)

(7)الرسالۃ فی الاصول لابی الحسن الکرخی(م:483ھ)

(8)المیزان فی اصول الفقہ لابی الفتح محمد بن عبد الحمیدالاسمندی(م:488ھ)

(9)اصول السرخسی لابی بکر احمد بن ابو سھل السرخسی(م:490ھ)

(10)میزان الاصول فی نتائج العقول لابی بکر محمد بن احمد علاء الدین السمرقندی(م:539ھ)

(11)المنتخب فی اصول المذھب لحسام الدین محمد بن محمد(م:644ھ)

(2)طریقہ جمہور:

اس طریقہ میں پہلے نصوص پر غور کرکے بنیادی اصول فراہم کیے جاتے ہیں پھر ان بنیادی اصولوں کو فقہی جزئیات پر منطبق کیا جاتا ہے۔اس اسلوب میں فروعی مسائل کے ساتھ تطبیق دیئے بغیر اصول کو ثابت کیا جاتا ہے۔جمہور کے اس طریقہ کو اہل کلام کے منہج کے ساتھ مشابہت کی بنا پر "طریقہ متکلمین" یا "کلامی طریقہ" یا "طریقۃ الشافعیہ" بھی کہا جاتا ہے۔اس اسلوب کو شافعیہ،مالکیہ،حنابلہ،اہل ظواہر اور معتزلہ نے اختیار کیا ہے اس بنا پر اسے طریقہ جمہور بھی کہتے ہیں اس نہج پر لکھی گئی کی کتب درج ذیل ہیں:

اس منہج پر مالکیہ کی کتب:

(1)التقریب والارشادفی ترتیب طریق الاجتہادلقاضی ابو بکر الباقلانی(م:403ھ)

(2)إحکام الفصول فی احکام الاصول لابی الولید الباجی(م:474ھ)

(3)شرح البرھان للمازری(م:536ھ)

(4)منتھی السول والامل فی علمی الاصول والجدل لابن الحاجب(م:646ھ)

(5)نفائس الاصول شرح المحصول للقرافی(م:684ھ)

اس منہج پر شافعیہ کی کتب:

(1)الرسالۃ للامام الشافعی(م:204ھ)

(2)التبصرۃلابی اسحاق الشیرازی(م:476ھ)

(3)البرھان لامام الحرمین الجوینی(م:478ھ)

(4)المستصفیٰ لامام الغزالی(م:505ھ)

(5)المحصول للامام الرازی(م:606ھ)

(6)الاحکام فی اصول الاحکام للآمدی(م:631ھ)

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.3 2023

اس منہج پر حنابلہ کی کتب:

(1)العُدّة لابی یعلی[1](م:458ھ)

(2)التمهيد لابی الخطاب الكلوذانی(م:510ھ)

(3)الواضح لابن العقیل(م:513ھ)

(4)روضة الناظر وجُنَّة المناظر لابن قدامه حنبلی(م:620ھ)

(3)احناف اور جمہور کے مابین جمع و تطبیق کا طریقہ:

اس کو متاخرین کا منہج واسلوب بھی کہتے ہیں اس میں اولا اصولی قواعد کو ثابت کیا جاتا ہے پھر ان کو نقلی وعقلی دلائل سے ثابت کرنے کے لیے فقہی تفریعات کے ساتھ تطبیق دی جاتی ہے اس طریقے کی ابتداء ساتویں صدی ہجری کے شروع سے ہوئی ہے اس سلسلہ میں لکھی جانے والی کتب درج ذیل ہیں:

(1)بديع النظام الجامع بين اصولی البزدوی والاحکام لمظفر الدين علی بن احمد الساعاتی(م:694)

(2)تنقيح اصول الفقه لصدر الشريعه عبد الله بن مسعود الحنفی(م:747ھ)

(3)التوضيح لصدر الشريعه عبد الله بن مسعود الحنفی(م:747ھ)

(4)جمع الجوامع لتاج الدين السبکی(م:756ھ)

(5)التحرير لكمال الدين ابن الهمام(م:861ھ)

(4)اصول کے مطابق فروعات کی تخریج کا طریقہ:

اس منہج میں کسی بھی مسئلہ کو اصولیین کے مابین اختلاف کو ذکر کر کے ان کے دلائل کی طرف اشارہ کر دیا جاتا ہے پھر اس اختلاف سے پیدا ہونے والے بعض فقہی مسائل کو بیان کیا جاتا ہے۔ اس اسلوب پر لکھی جانے والے اہم کتب درج ذیل ہیں:

(1)تخريج الفروع على الاصول للزنجانی الشافعی(م:656ھ)

(2)مفتاح الوصول الیٰ بناء الفروع على الاصول لابی عبد الله محمد بن احمد التلمسانی(م:771ھ)

(3)التمهيد فی تخريج الفروع على الاصول للاسنوی الشافعی(م:772ھ)

(4)القواعد والفوائد الاصوليه(م:803ھ)

(5)مقاصدِ شریعت کے ساتھ اصول پیش کرنے کا طریقہ:

یہ طریقہ متقدمین کے طریقہ سے بالکل مختلف ہے اس موضوع پر سب سے شاندار کتاب درج ذیل ہے:الموافقات فی اصول الشريعه لابی اسحاق الشاطبی المالکی(م:790ھ)اس کے ساتھ ہی اس فصل کو ختم کیا جاتا ہے اس پوری فصل میں اصول فقہ کے آغاز وارتقاء کو دور تحقیق تک ہونے والے کام کو مد نظر رکھ کر فقط مذاہب اربعہ کی روشنی میں اس میدان میں ہونے والے کام کا جائزہ لیا گیا ہے۔

خلاصہ بحث:

شریعت اسلامیہ، انسانیت کی فلاح ونجات کے لیے دائمی وابدی قانون ہے۔ اس قانون کا اولین مصدر ومنبع، اللہ کی کتاب قرآن کریم، حضرت رسول اللہ کی سنت اور اجماع امت ہے؛ جب کہ ثانوی مصدر وماخذ قیاس واجتہاد ہے۔ اس قانون کو فقہاءِ امت نے مرتب ومدون شکل میں امت کے سامنے پیش کیا۔ انھوں نے کتاب اللہ وسنت رسول اللہ کے منصوص احکام میں اجتہاد کر کے غیر منصوص مسائل کے لیے اصول وکلیات وضع کیے۔ اس اجتہادی عمل میں اختلاف کی بھی گنجائش تھی؛ چنانچہ عہدِ صحابہ رضی اللہ عنہم سے ہی امت میں فروعی مسائل میں اختلافات پیدا ہوئے۔ یہ اختلافات اسلام کے توسع کی علامت اور باعثِ رحمت تھے۔ فقہاء کرام کے ذریعہ مختلف علاقوں میں ان کے اجتہادات ونظریات اور استخراج مسائل کے طریقے پہنچے؛ چوں کہ نصوص محدود اور مسائل لامحدود ہیں؛ لہٰذا نصوص میں اجتہاد کا عمل صحابہ کے علاوہ تابعین، تبع تابعین اور بعد کے زمانہ میں بھی تسلسل کے ساتھ جاری رہا۔

حوالہ جات

[1]خطیب بغدادی، ابو بکر احمد بن علی، (م463ھ)، تاریخ بغداد، دار الغرب الاسلامی، بیروت، ط الاولی، 1422ھ، ج15، ص502

Khaṭīb Baghdādī, abwbkrāḥmdbn ‘Alī, (m463h), Tārīkh Baghdād, dārālghrb al-Islāmī, Bayrūt, Ṭ al-Ūlá, 1422H, V15, P502

[2]دہلوی، شاہ ولی اللہ، احمد بن عبد الرحیم، (م1176ھ)، الانصاف فی بیان سبب الاختلاف، باب اسباب اختلاف اہل الحدیث واصحاب الرای، دار النفائس، بیروت، 1404ھ، ص88

Dــlwy, Shāh Walī Allāh, Aḥmad ibn ‘Abd al-Raḥīm, (m1176h), al-Inṣāf fī bayān sabab al-Ikhtilāf, Bāb asbāb ikhtilāf ahl al-ḥadīth wa-aṣḥāb alrāy, Dār al-Nafā’is, Bayrūt, 1404h, P88

[3]دہلوی، شاہ ولی اللہ، احمد بن عبد الرحیم، (م1176ھ)، الانصاف فی بیان سبب الاختلاف، ص89

Dــlwy, Shāh Walī Allāh, Aḥmad ibn ‘Abd al-Raḥīm, (m1176h), al-Inṣāf fī bayān sabab al-Ikhtilāf,, P89

[4]ابو زہرہ، محمد، ابو حنیفۃ حیاتہ وعصرہ، آراءہ وفقہہ، دار الفکر العربی، بیروت، س ن، ص267

Abū zahrah, Muḥammad, abwḥnyfh ḥayātuhu wa-‘aṣruh, ārā’h wa-fiqhuhu, Dār al-Fikr al-‘Arabī, Bayrūt, S N, P267

[(5)]:اختر الواسع، پروفیسر، محمد فہیم اختر ندوی، فقہ اسلامی تعارف اور تاریخ، مکتبہ قاسم العلوم، تاریخ اشاعت، اکتوبر2011ء

Akhtar al-Wāsi‘, prwfysr, Muḥammad Fahīm Akhtar Nadwī, fiqh Islāmī ta‘āruf Ūr Tārīkh, Maktabah Qāsim al-‘Ulūm, Tārīkh ashā‘t, aktwbr2011’

[6] ابن الجلاب، عبید اللہ بن الحسین البصری، ابو القاسم (م:378ھ)، التفریع فی فقہ الامام مالک ابن انس، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان، س ن۔

Ibn aljlāb, ‘Ubayd Allāh ibn al-Ḥusayn al-Baṣrī, abwālqāsm (M : 378h), altfry‘ fī fiqh al-Imām Mālik Ibn Anas, Dār al-Kutub al-‘Ilmīyah, Bayrūt, Lubnān, S N -

[7]بیہقی، ابو بکر احمد بن الحسین، مناقب الشافعی، باب ماجاء فی سبب تصنیف الشافعی، مکتبہ دار التراث، قاہرہ، 1390ھ، ج1، ص230

Bayhaqī, abwbkrāḥmd ibn al-Ḥusayn, manāqib al-Shāfi‘ī, Bāb mā jā’a fī sabab taṣnīf al-Shāfi‘ī, Maktabah Dār al-Turāth, qāhrh, 1390h, V1, P230

[8]ایضاً

Ibid

[9] الشاطبی، ابراہیم بن موسیٰ بن محمد الغرناطی، ابو اسحاق (م:790ھ)، الموافقات فی اصول الشریعۃ، دار ابن عفان للنشر والتوزیع، سعودی عرب، ط الاولیٰ، 1417ھ- 1997ء

al-Shāṭibī, Ibrāhīm ibn Mūsá ibn Muḥammad al-Gharnāṭī, abwāsḥāq (M : 790h), al-Muwāfaqāt fī uṣūl al-sharī‘ah, dārābn ‘Affān lil-Nashr wa-al-Tawzī‘, Sa‘ūdī ‘Arab, Ṭ al-Ūlá, 1417h-1997’

[10] الشاطبی، ابراہیم بن موسیٰ بن محمد الغرناطی، ابو اسحاق (م:790ھ)، الموافقات فی اصول الشریعۃ، دار ابن عفان للنشر والتوزیع، سعودی عرب، ط الاولیٰ، 1417ھ- 1997ء

al-Shāṭibī, Ibrāhīm ibn Mūsá ibn Muḥammad al-Gharnāṭī, abwāsḥāq (M : 790h), al-Muwāfaqāt fī uṣūl al-sharī‘ah, dārābn ‘Affān lil-Nashr wa-al-Tawzī‘, Sa‘ūdī ‘Arab, Ṭ al-Ūlá, 1417h-1997’

[11]ابن قیم الجوزیہ، محمد بن ابو بکر بن ایوب، (م:751ھ)، اعلام الموقّعین عن رسول رب العالمین، دار ابن الجوزی، سعودی عرب، 1423ھ،، ج1، ص22

Ibn Qayyim al-Jawzīyah, Muḥammad ibn abwbkr ibn Ayyūb, (M : 751h), A‘lām almwqq‘yn ‘an Rasūl Rabb al-‘ālamīn, dārābn al-Jawzī, Sa‘ūdī ‘Arab, 1423h, V1,P22